کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ۲۰۶
تاریخ ثبت:

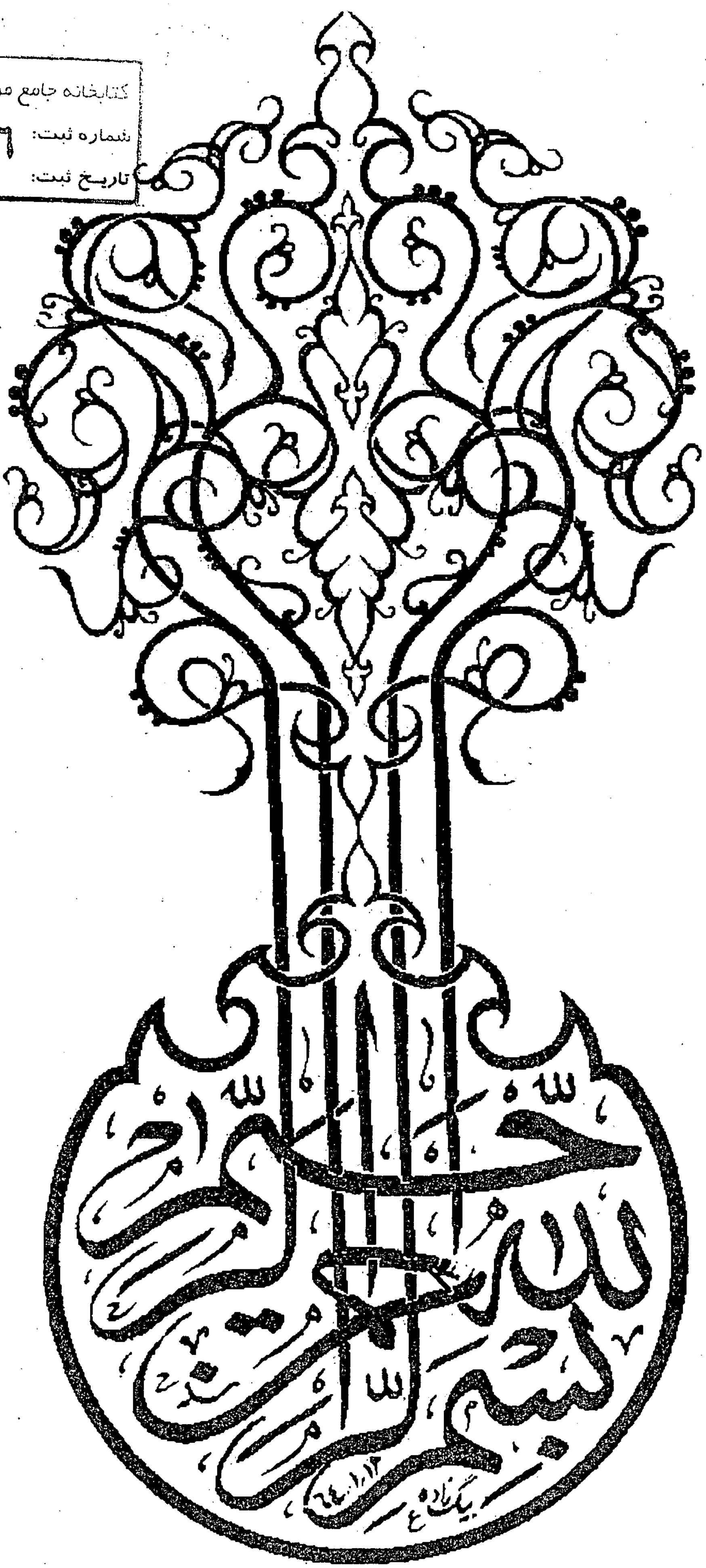

کتابخانه جامع
جامعة العلوم
معاونت پژوهش
مرکز جهانی علوم اسلامی

مرکز جهانی علوم اسلامی

مدرسه عالی و فقه و معارف اسلامی

پایان نامه کارشناسی ارشد

رشته فقه و معارف اسلامی

عنوان:

ترجمه کتاب: "نقش ائمه در احیاء دین"

(جلد ۵.۶.۷.۸)

مولف:

علامه سید مرتضیٰ عسکری

استاد راهنما:

حجة الاسلام سید شجاعت حسین رضوی

استاد مشاور:

حجة الاسلام سید احتشام عباس زیدی

دانش پژوه:

سید وجاهت حسین جعفری

سال ۱۳۸۴

انتساب

بندہ عاصی اس ادنیٰ کاوش کو ثامن الائمہ حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام اور ان کی ہمشیرہ معصومہ قم کے نام منسوب کرتا ہے۔

عرض مترجم

ترجمہ کرنا بہت آسان کام نہیں ہے اس کا اندازہ تو وہی حضرات کر سکتے ہیں جن کو اس کا تجربہ ہوگا، مترجم صرف الفاظ کا قالب نہیں بدلتا ہے بلکہ مفہوم کے منتقل کرنے میں پوری امانت داری کا ثبوت دیتا ہے۔ اگرچہ عربی اور فارسی کے مقابلہ میں اردو کا دامن بہت تنگ ہے اس کے باوجود ہر ممکن کوشش یہی رہی ہے کہ مصنف کے مفاہیم ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائیں، میری خوش قسمتی ہے کہ دور حاضر کے محقق یگانہ علامہ سید مرتضیٰ عسکری صاحب کی کتاب نقش ائمہ در احیاء دین کی چند جلدوں کے ترجمہ کا شرف ناچیز کو حاصل ہوا۔ یہ میرا پہلا تجربہ ہے اور میری اس خوشی کا سہرا سب سے پہلے مرکز جہانی فقہ و معارف اسلامی (مدرسہ حجتیہ) کے سر ہے، جس نے پایان نامہ کی صورت میں ترجمہ کی مہم چلائی۔ میں گروہ قرآن و حدیث کا مشکور ہوں جس نے کتاب کے انتخاب میں میری راہنمائی کی اور حجت الاسلام والمسلمین مولانا سید شجاعت حسین رضوی کا بھی تہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے راہنمائی کی زحمت قبول فرمائی اور نقایص کی طرف متوجہ کیا۔

نا انصافی ہوگی اگر حجت الاسلام والمسلمین سید احتشام عباس زیدی صاحب کا ذکر نہ کیا جائے، کیونکہ موصوف نے بھی اپنے دیرینہ تجربوں کی بنیاد پر میری حوصلہ افزائی فرمائی اور اسی کے ساتھ ساتھ ان رفقاء کا شکر گذار ہوں جنھوں نے میری اس سلسلہ میں مختلف عنوان سے مدد کی۔ اس کے باوجود ممکن ہے اس میں خامیاں رہ گئی ہوں لہٰذا قارئین سے امید ہے کہ ان خامیوں کو نظر انداز کر کہ شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔ یہ بھی ذکر کرتا چلوں کہ علامہ سید مرتضیٰ عسکری صاحب کی کتابوں کی خوبی یہ ہے کہ انھوں نے بہت سادہ لفظوں میں مشکل مسائل کو حل کیا ہے اور کتاب مذکور کا ہر عنوان اپنی جگہ تحقیق کا بیش بہا خزانہ ہے، میں نے ترجمہ کے دوران اس کتاب کے متعلق جو رائے قائم کی ہے وہ یہ ہے جو شخص بھی مذہبی تعصب اور تنگ نظری سے ہٹ کر اس کا مطالعہ کرے گا اس کو

معلوم ہوگا کہ دودھ کا دودھ ہے اور پانی کا پانی، میری اس رائے کی صحت کا اندازہ تو آپ کو پڑھنے کے بعد ہی ہوگا۔

آخر میں بارگاہ احدیت میں عرض کروں گا کہ: اے میرے پروردگار میری اس سعی کو میرے والدین اور میری بخشش کا ذریعہ قرار دے۔

انک مجیب الدعوات

سید وجاہت حسین جعفری چندن پٹوی

کتاب پر ایک نظر

پانچویں جلد ان روایتوں کے بارے میں ہے جن میں پیغمبر اکرمؐ کی شخصیت کو ایک عام انسان سے نیچا دیکھا گیا ہے۔

الف۔ چند راویوں، جیسے ام المومنین عائشہ اور ابو ہریرہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے اکثر و بیشتر مومنین پر لعنت کی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے خداوند عالم سے خواہش کی کہ جس مومن پر میں لعن وطعن کروں خداوند عالم میری لعنت کو ان کے لئے برکت پاکیزہ گی اور رحمت قرار دے۔

ب۔ صحابی انس اور ام المومنین عائشہ سے روایت کی گئی ہے کہ ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے باغ کے پاس سے گذر رہے تھے اور دیکھا کہ کچھ لوگ کھجور کے درختوں پر گرد پاشی اور تلقیح میں مشغول ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ یہ کام چھوڑ دو تو کھجور اس سے کہیں زیادہ اچھی ہوگی، مسلمانوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر مدینہ کی کھجوریں خراب ہوگئیں جب یہ خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا کہ تم لوگ اپنے دنیاوی کاموں میں مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔

ج۔ ابو ہریرہ سے روایت کی گئی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ مسجد کی محراب میں جنابت کی حالت میں نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اچانک انہیں یاد آیا کہ میں جنابت کی حالت میں ہوں، پھر انھون نے مومنین کو حکم دیا کہ تم لوگ اسی حالت میں رہو، اس کے بعد اپنے گھر تشریف لے گئے اور غسل جنابت کیا، پھر واپس لوٹے اور نماز جماعت کی امامت کے لئے کھڑے ہوگئے۔

د۔ روایت کی گئی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ (ایک روز) دیوار کے کنارہ کھڑے ہوکر پیشاب کر رہے تھے ایک صحابی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اس نے سوچا کہ دور ہوجائے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بلایا پھر وہ ان کے پیچھے کھڑا رہا یہاں تک کہ پیشاب سے فارغ ہوگئے۔

ھ۔مسعود بن عفراء کی بیٹی سے روایت کی گئی ہے کہ وہ کہتی ہے کہ: میری شادی کے جشن میں پیغمبر اکرم تشریف لائے تھے اور میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے (معاذ اللہ) اور گلوکارہ لڑکیوں کے ڈھول تاشے کو غور سے سن رہے تھے، ان میں سے ایک نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں شعر پڑھا، تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس شعر کو تم نے ابھی پڑھا ہے اس کو پھر پڑھو (یعنی دوبارہ ارشاد ہو)۔

و۔ام المومنین عائشہ کے حوالہ سے روایت کی گئی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ: ہم پیغمبر اکرمؐ کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹے ہوئے تھے کہ اچانک ابوبکر داخل ہوئے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتوں میں مصروف ہوگئے اور اس کے بعد چلے گئے، پھر اسی طرح عمر آئے اور چلے گئے، اس کے بعد عثمان نے چاہا کہ داخل ہوں، پیغمبر اکرمؐ کھڑے ہوگئے اور اپنا لباس پہن لیا پھر انھیں داخل ہونے کی اجازت دی، دوسری روایت میں ہے کہ: مجھے حکم دیا تم بھی اپنا لباس پہن لو، پھر ان کو اندر آنے کی اجازت دی، میں نے ان کے جانے کے بعد جب میں نے پیغمبر اکرمؐ کی مختلف رفتار کی حکمت معلوم کی تو انھوں نے فرمایا: میں کیوں نہ اس شخص سے حیاء کروں کہ جس سے ملائکہ حیاء کرتے ہیں؟

وہ روایتیں جن میں پیغمبر اکرمؐ کی شخصیت کو نیچا دکھایا گیا ہے اور دوسروں کی شخصیت کو ان پر ترجیح دی گئی ہے، وہ روایتیں یہ ہیں، (خلیفہ عمر کی موافقت خدا کے ساتھ یا خلیفہ عمر اور خدا کا ہم رائے ہونا) خلیفہ فرماتے ہیں:

میں نے کئی موقع پر اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے۔

الف۔پیغمبر اکرم جس وقت ابن ابی منافق کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں اٹھا اور ان کے مقابل جا کر کہا: کیا یہ وہی شخص نہیں ہے جس نے فلاں روز ایسا ویسا کہا تھا؟ خدا کی قسم کچھ ہی دیر گذری تھی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی "**ولا تصل علی احد منهم مات ابداً...**"

ب۔میں نے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ: آپ اپنی عورتوں کو حکم دیجئے کہ وہ حجاب میں

باہر نکلیں تو یہ آیت نازل ہوئی ''**یا ایھا النبی قل لازواجک و بناتک و نسائک و نساء المومنین یدنین علیھن من جلا بینھن**''

ج۔ میں نے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: ''**لو اتخذنا من مقام ابراھیم مصلی**'' تو یہ آیت نازل ہوئی: ''**اتخذوا من مقام ابراھیم مصلی**''

د۔ میں ے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتوں سے یہ کہا: ''**عسی ربہ عن طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن**'' تو یہ آیت نازل ہوئی: ''**عسی ربہ عن طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن...**''

گذشتہ روایتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جب بھی پیغمبرؐ اور عمر کے درمیان اختلاف ہوتا تھا، تو خداوند عالم آیت نازل کر دیا تھا اور پیغمبر اکرمؐ کو عمر کے قول پر عمل کرنے کے لئے مامور کر دیتا تھا اور عمر کا قول خدا کا حکم بن جاتا تھا۔

ان میں سے بعض روایتیں صرف اور صرف عمر کی منقبت بیان کر رہی ہیں، جیسا کہ عمر سے روایت کی گئی ہے کہ جس وقت سورہ مومنین کی یہ آیت نازل ہوئی: ''**لقد خلقنا الانسان من سلالۃمن طین**'' اس وقت میں نے کہا: ''**فتبارک اللہ احسن الخالقین**'' اس کے بعد وحی نازل ہوئی کہ اس جملہ کو گذشتہ آیتوں میں بڑھایا گیا۔

چھٹی جلد خاص کر جعلی حدیثوں کے بارے میں ہے، حدیثوں کے جعل کرنے میں علماء اہل کتاب نے بڑھ چڑھ کے حصہ لیا ہے اور حکومتی پیمانہ پر بھی حدیثوں کے جعل کرنے کا کام ہوا ہے۔

علماء اہل کتاب پر ایک نظر

اہل کتاب کے علماء نے حدیثوں کے جعل کرنے میں کافی حد تک سرگرمی دیکھائی ہے، چونکہ ان لوگوں کی پوری یہ کوشش تھی کہ اسلام میں تحریف شدہ ثقافت اور یہودیت اور عیسائیت کی فکریں داخل ہو جائیں، کیونکہ جزیرۃ العرب یعنی جس معاشرہ میں پیغمبر اسلامؐ مبعوث ہوئے تھے، اس

میں علمی اور ثقافی معیار بہت نیچا تھا، جس کی طرف قرآن نے خود اشارہ کیا ہے اور زمانے جاہلیت کے عرب معاشرہ کو کھلی گمراہی سے تعبیر کیا ہے۔

حکومتی پیمانہ پر جعل حدیث کا حکم

ایک معتبر اور قدیمی مورخ مدائنی نے اپنی کتاب ''الاحداث'' میں نقل کیا ہے کہ: سال عام الجماعۃ میں معاویہ نے اسلامی حکومتوں (یعنی ہندوستان سے لے کر افریقہ تک) کے تمام شہروں میں اپنے حکام کو ایک فرمان دیکر بھیجا جس میں درج تھا کہ جو شخص ابوتراب اور ان کے خاندان کی فضیلت میں کوئی بات نقل کرے، اس کی جان و مال مباح ہے اور وہ حکومت میں محفوظ نہیں ہے، اس حکم کے نافذ ہوتے ہی کوفہ والے یعنی علوی خاندان سے محبت کرنے والے ظلم و ستم کے شکار ہوئے، چونکہ یہ وہ افراد تھے جنھوں نے حضرت علی علیہ السلام کے مدرسہ میں تربیت حاصل کی تھی اور ان کی محبت کا دم بھرتے تھے، اسی شہر میں رہنے والے میثم تمار، صعصہ بن صوحان، حضر بن عدی اور عدی بن حاتم جیسے لوگ بھی تھے، جنھوں نے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ زندگی گزاری اور ان ہی کی ولایت کے ساتھ داعی اجل کو لبیک کہا، اس وجہ سے اس دستور العمل کی سختیاں ان لوگوں کو جھیلنا پڑیں اور ظلم و ستم کے دہانے پر کھڑے رہتے تھے۔

ساتویں جلد ان افراد کے متعلق ہے جنہوں نے اسلام کو تباہ کر رکھا ہے، اور اپنی خود ساختہ و پرداختہ چیزوں کو اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کی ہے، لہٰذا ہم یہاں ان کی کرتوتوں کے کچھ نمونے بیان کر رہے ہیں، تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ اسلام کو تباہ و برباد کرنے میں ان لوگوں نے کیا کردار ادا کیا ہے۔

ان میں جو سب سے خطرناک تھا وہ سیف بن عمر تمیمی ہے، جس کے ذریعہ پیغمبرؐ کے آخری زمانے کے حوادثات کے متعلق سقیفہ، جنگ ارتداد اور فتوحات اسلامی جو فارس اور روم میں ہوئی سے لیکر جنگ جمل تک بہت ساری روایتیں مکتب خلفاء کی کتابوں میں درج ہوئی ہیں اور اس کے بنائے

ہوئے اٹھائیس فرضی شہروں کو بھی ذکر کیا ہے جس کا کوئی نام ونشان بھی نہیں تھا۔

اس کی آخری خراب کاریوں کے چند نمونہ یہ ہیں: کہ اس نے سیکڑوں صحابی تابعین، حدیث کے راوی جنگیں، زمینیں، قصیدے، اشعار، خطوط اور روایتیں کہ جن کا اصلاً کوئی وجود نہیں تھا جس کو جعل کیا۔

اور جس میں کہا گیا تھا کہ اسلام قتل و غارت اور تلوار کے زور پر پروان چڑھا ہے، اس کی سیکڑوں دوسری رکیک حرکتوں میں سے ایک یہ تھی کہ اس نے جناب ابوذر اور جناب عمار جیسے نیک صحابیوں کو فتنہ پرور کے طور پر پیش کیا۔

اس کے بعد عبداللہ بن سبا کا نام آتا ہے جو یمن کا رہنے والا یہودی تھا اور عثمان کے زمانے میں ظاہراً اسلام لایا تھا، لیکن یہ پوشیدہ طور سے مسلمانوں کے درمیان منافقانہ چال چل رہا تھا، بالخصوص اسلامی بڑے شہروں جیسے شام، کوفہ، بصرہ اور مصر میں گھوم گھوم کر لوگوں کے درمیان تبلیغی کام انجام دیتا رہا اور یہ کہتا تھا کہ پیغمبر اسلامؐ کو عیسیٰ بن مریم کی طرح رجعت ہوگی اور جس طرح سے ہر پیغمبر کے لئے وصی ہوتا ہے اسی طرح سے محمد کے لئے حضرت علی علیہ السلام وصی ہیں اور یہ خاتم الاوصیاء ہیں جس طرح پیغمبر اسلامؐ خاتم الانبیا تھے، لہذا عثمان نے اس وصی کا حق غصب کرلیا ہے اور ان پر ظلم کیا ہے لہذا چاہئے کہ اس کے خلاف قیام کریں اور حق کو اس کے اہل تک پہوچادیں۔

اس نے سیکڑوں بے بنیاد باتوں کے معجزہ اور دسیوں تاریخ کو برعکس پیش کیا جو مکتب خلفاء کے تاریخ، حدیث، سیرت اور جغرافیا کی بہتر (۷۲) معتبر کتابوں میں موجود تھیں۔

آٹھویں جلد میں جو اہم بحثیں ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ انسانی غرائز اور انسان کی زندگی میں دین کی ضرورت۔

۲۔ جہان عرب اسلام سے پہلے اور بعثت کے زمانہ میں۔

علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ: اسلام سے پہلے عرب کی معاشرتی حالات سمجھنے سے پہلے تین

چیزوں کا جاننا ضروری ہے:

۱۔عرب کا حسب ونسب

۲۔اسلام سے پہلے عرب کی معاشرتی، دینی اور مالی حالت

۳۔پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اور ہجرت سے پہلے مکہ اور مدینہ کی حالت

پھر انھوں نے ان موضوعات پر تفصیلی نظر ڈالی ہے جن کو میں خلاصہ کے طور پر پیش کر رہا ہوں۔

آپ نے عربوں کے سلسلہ نسب کے بارے میں نقل کیا ہے کہ: حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام سے عربوں کی نسل چلی ہے، حقیقت میں دیکھا جائے تو تمام اعراب کا سلسلہ نسب عدنان اور قحطان پر ختم ہوتا ہے، ان دونوں نسلوں کا سلسلہ یوں ہے:

۱۔نسل عدنان کا سلسلہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام سے جا کر ملتا ہے، یہ لوگ شروع سے مکہ میں رہتے تھے پھر سرزمین نجد پر پہونچے اس کے بعد تمام جزیرۃ العرب میں پھیل گئے، جو لوگ بعثت سے پہلے مکہ میں رہا کرتے تھے یہ سب قریش کے قبیلے تھے۔

۲۔نسل قحطان کا سلسلہ یعرب بن قحطان سے جا کر ملتا ہے، یہ لوگ درحقیقت یمن میں رہتے تھے پھر ان کے دس قبیلہ شام، عراق اور مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور دو قبیلہ جو مدینہ میں آیا وہ اوس اور خزرج کا قبیلہ تھا۔ اس کے بعد آپ نے اسلام سے پہلے عرب کی دینی، مالی اور معاشرتی حالت کے سلسلے میں کچھ اس طرح نقل کیا ہے، خداوند عالم نے جزیرۃ العرب اور اس کے اطراف میں لوگوں کی ہدایت کے واسطہ تین شریعتیں بھیجی تھیں:

۱۔شریعت ابراہیم علیہ السلام

۲۔شریعت موسیٰ ابن عمران علیہ السلام

۳۔شریعت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

شریعت ابراہیم علیہ السلام پر چلنے والوں کو قرآن وحدیث کی روشنی میں ’’حنیف‘‘ کہا جاتا ہے، اس

کی جمع احناف وحنفا ہے، عربی لغت میں حنیف، باطل سے منہ موڑ کر حق کی طرف آنے کو کہتے ہیں، حنیف یعنی باطل سے منہ موڑ کر حق کی طرف آنا یہ نام لفظ مسلم کے ساتھ قرآن میں ذکر ہوا ہے۔

موصوف نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی شریعت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ: حضرت موسیٰ ؑ کو ان کی شریعت طور سینا پر ملی تھی مگر اس وقت آپ کی قوم (بنی اسرائیل) بیت المقدس کے سفر پر گئی ہوئی تھی، کیونکہ ان لوگوں کا قبلہ اور دین مرکز شام میں بیت المقدس تھا۔

اب ایک نظر شریعت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بیت المقدس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے اور آپ بنی اسرائیل سے تھے، چرخ چہارم پر جانے کے بعد آپ کی بھی شریعت گذشتہ دو شریعتوں کی طرح ایسی تحریف ہوئی کہ آپ کی امت تثلیث کی قائل ہوگئی اور اس نے سنیچر کی چھٹی اتوار میں بدل دی۔

سید وجاہت حسین جعفری

پانچویں جلد

فہرست

انتساب........ [illegible]

عرض مترجم........ [illegible]

کتاب پر ایک نظر........ [illegible]

فہرست........ [illegible]

خلیفہ عمر کی موافقت پروردگار کے ساتھ........ ۱

موافقت کی تعداد میں اضافہ کا سلسلہ!........ ۳

قرآن کا عمر کے الفاظ کو استعمال کرنا........ ۴

قرآن کا خلیفہ کے ہم رائے ہونا........ ۵

قابل توجہ نتیجہ........ ۶

فضائل کی حدیثیں........ ۷

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ کو گھٹانے والی حدیثیں........ ۹

پیغمبر اسلام کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا!........ ۹

پیغمبر اسلام کا بت کی قربانی کا گوشت کھانا........ ۱۰

اس حدیث کا نچوڑ........ ۱۱

اس تجزیہ........ ۱۱

پیغمبر اسلام کے آباء واجداد کی شخصیت کو مجروح کرنا........ ۱۲

تجزیہ اور تحلیل........ ۱۳

عمر کی موافقت کا جائزہ........ ۱۴

الف۔ مقام ابراہیم کے بارے میں موافقت ۱۴
اس موافقت پر ایک نظر ۱۴
ب۔ پیغمبر اکرمؐ کی بیویوں کے بارے میں موافقت کرنا ۱۶
اس موافقت پر ایک نظر ۱۶
ج۔ (تبارک اللہ...) والے جملہ کی موافقت ۱۸
اس موافقت کا تجزیہ ۱۸
روایتوں کا لحاظ کرتے ہوئے موافقت پر ایک نظر ۱۹
الف۔ پیغمبر اسلامؐ کی بیویوں کے حجاب کے بارے میں ۲۰
اس موافقت پر ایک نظر ۲۰
روایتوں میں آیہ حجاب کا شان نزول ۲۱
ب۔ پیغمبر اسلامؐ کی بیویوں کا رشک وحسد کرنا ۲۲
ج۔ حرمت شراب کے حکم کے بارے میں ۲۴
پیغمبرؐ اسلام کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور اس کے بارے میں حدیث ۲۹
بتوں کے نام پر کی جانے والی قربانی کا گوشت کھانا ۳۱
مسلمانوں کے عقیدہ پر اس طرح کی حدیثوں کا برا اثر ۳۵
مکتب خلفاء کی حدیثوں میں اس طرح کی روایتیں موجود ہیں ۳۵
وہ حدیثیں جن میں پیغمبر اسلامؐ نے مسلمانوں پر لعنتیں کی ہیں ۳۶
دنیاوی امور نہ جاننے کے سلسلے میں پیغمبر ﷺ کا اقرار ۳۷
حالت نماز میں پیغمبر اسلام ﷺ کا بھولنا ۳۷
حالت جنابت میں پیغمبر اسلام ﷺ کا نماز پڑھانا ۳۷

نتیجہ...... ۳۸

ان حدیثوں نے مکتب خلافت میں ایک خاص نظریہ قائم کردیا تھا...... ۴۰

مکتب خلافت میں اس طرح کی حدیثوں کے انتشار کا سبب...... ۴۱

مسلمانوں کے عقائد اور افکار پر اس طرح کی حدیثوں کا اثر (معرفت اسلام)...... ۴۶

ان حدیثوں کے مرتب ہونے والے بُرے اثرات...... ۴۹

ان روایتوں کے نتائج...... ۵۰

خلیفہ عمر کے اجتہاد پر مسلمانوں کا عمل اور عمرہ تمتع سے روکنے کی سازش...... ۵۱

گذشتہ بحثوں کا نتیجہ...... ۶۰

حرم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا...... ۶۳

اہل مدینہ کے ساتھ برتاؤ...... ۶۵

خاندان عصمت وطہارت کا قتل عام اور ان کی بیٹیوں کا اسیر کرنا...... ۶۵

اطاعت خلیفہ کی آڑ میں رونما ہونے والے واقعات...... ۶۶

احکام اسلام میں تبدیلی لانے کا دوسرا سبب...... ۶۷

ائمہ اہلبیتؑ کی طرف رجوع نہ کرنے کے اثرات...... ۶۸

مکتب اہلبیتؑ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف...... ۷۰

آنحضرت کی شکل وصورت...... ۷۰

حضرت کے بات کرنے کا انداز...... ۷۲

آنحضرت کا گھروں میں رویہ...... ۷۲

گھر کے باہر آپ کا اخلاق وکردار...... ۷۳

حضرت کی بزم پر ایک نظر...... ۷۴

گیارھواں سبق

ہم اس درس میں ان حدیثوں پر روشنی ڈالیں گے جن میں رسول اسلاؐم کی شخصیت کو مجروح کر کے پیش کیا گیا ہے، جن کا منفی اثر ان حضرات پر پڑ سکتا ہے، جو ان باتوں پر یقین رکھتے ہیں، ان میں سے بعض حدیثوں میں تو دوسروں کی شخصیت کو ایک خاص انداز سے رسول اسلاؐم پر برتری دی گئی ہے اور وہ اس طرح ہے کہ جو بھی اس پر یقین کرے وہ اس بات پر آمادہ تو ہو ہی جائے گا کہ ان لوگوں کے نظریات کو پیغمبر اسلاؐم کے اقوال پر ترجیح دے، وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ دونوں میں اختلاف پایا جاتا ہو، لہٰذا وہ اس کو قبول کرے گا اور پیغمبرؐ کے نظریات کو ٹھکرا دے گا۔

اس کا ایک نمونہ تو یہی ہے کہ کچھ ایسی حدیثیں ہیں، جو موافقات عمر کے نام سے مشہور ہیں۔

مکتب خلافت کی حدیث کی کتابیں، جیسے صحاح مسانید اور سنن نے اس طرح کی حدیثوں کو اپنی آغوش میں جگہ دی ہیں۔ میں ان احادیث کو صحیح بخاری اور مکتب خلفاء کی دیگر معتبر کتابوں سے بطور نمونہ نقل کرر ہا ہوں۔[1]

خلیفہ عمر کی موافقت پروردگار کے ساتھ

روایت میں ہے کہ خلیفہ عمر نے کہا:

پروردگار کے ساتھ میں نے تین مسئلہ میں موافقت کی ہے۔

ا۔ میں نے رسول اسلاؐم سے کہا: یا رسول اللہ کتنا اچھا ہوتا کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ قرار دیا جاتا۔ (خلیفہ عمر نے کہا) میری اس تجویز کے بعد یہ آیت نازل ہوئی: ﴿**واتخذوا من مقام ابراهيم**

ا۔ بخاری، کتاب الصلاۃ، ما جاء فی قبلۃ، ج ا، ص ۸۰۹، طبع ۱۳۱۳ھ ق۔ اس پہلی آیت کی تفسیر ج ۶، ص ۲۰، و ترمذی ج ۵، ص ۲۰۶، طبع مصر، اور نسائی، ج ۲، ص ۳۲۳، باب الاشربہ۔

مصلی ﴾ [1] مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے والوں کے لئے قرار دو۔

۲۔ دوسرا مسئلہ حجاب سے مربوط ہے، میں نے (حضرت عمر) عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو اپنی عورتوں کو حجاب کے سلسلہ میں حکم دینا چاہئے ،اس لئے کہ اچھے اور بڑے افراد ان عورتوں سے گفتگو کرتے ہیں، اس مشورہ پر آیہ حجاب نازل ہوئی۔ [2]

۳۔ تیسرا مسئلہ بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتوں کے بارے میں ہے۔

رسول خداؐ کی بیویوں نے رشک و حسادت کی بنا پر پیغمبر اکرمؐ کے خلاف محاذ سنبھال رکھا تھا، میں (عمر) نے ان عورتوں سے کہا: اگر پیغمبر اسلامؐ تم کو طلاق دے دیں، تو امید ہے کہ خداوند عالم تم سے بہتر بیویاں ان کو نصیب کرے گا، اس کے بعد اسی مضمون پر مشتمل یہ آیت نازل ہوئی: ﴿**عسی ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجاً خیراً منکن مسلمات مؤمنات**... ﴾ [3]

طیالسی نے اپنی مسند میں خود خلیفہ عمر سے روایت کی ہے کہ عمر نے کہا: میں نے پروردگار کے ساتھ چار چیزوں میں موافقت کی ہے، مذکورہ تین موافقتوں کے ذکر کے بعد کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿**لقد خلقنا الانسان من سلالة من طین**... ﴾ [4] اور خدا نے اس میں انسان کی خلقت کو تمام اوصاف کے ساتھ ذکر کیا، تو میں (عمر) نے کہا: "**فتبارک الله احسن الخالقین**"

پس اسی کے بعد وحی نازل ہوئی اور ان آیات میں خدا نے اس عبارت کا اضافہ کیا: ﴿**فتبارک الله احسن الخالقین**﴾۔ [5]

۱۔ سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۲۵

۲۔ احزاب آیت نمبر ۵۹

۳۔ تحریم، آیت نمبر ۵

۴۔ سورہ مومنون آیت نمبر ۱۲، ۱۳، ۱۴

۵۔ مسند الطیاسی ۹ / ۴۲ طبع ہند

شارحین، صحیح بخاری بن حجر (متوفی ۸۵۲ھ) فتح الباری میں اور عینی (متوفی ۸۵۵ھ) عمدۃ القاری میں ذکرشدہ حدیث کی اس طرح سے شرح اور تفسیر کرتے ہیں:

''وافقت ربی منَ ''الموافقة''منْ باب مفاعلة التی تدل علی مشارکة اثنین فی فعل ینسب الی احد هما ،متعلقاً بالآخر والمعنی فی الاصل :وافقنی ربی ، فانزل القرآن علی وفق ما رایت ،و لکنه راعی الاذب فاسند الموافقة الی نفسه لا الی الرب جل و عز''[1]

کلمہ''وافقت''''موافقت''مصدر سے لیا گیا ہے، یہ مصدر باب مفاعلہ سے ہے یعنی دو آدمیوں کا کسی کام میں شریک ہونا، البتہ ان میں سے ایک کی طرف اس کام کی نسبت دی جاتی ہے جس میں دوسرا بھی شریک ہے کہ جس میں درحقیقت ایک فاعل اور مفعول ہوتا ہے ،اس رو سے خلیفہ (عمر) کے اس جملہ کا معنی یہ ہوگا:''پروردگار نے میری رائی اور نظریہ کی موافقت کی ہے اور اپنے قرآن کو میری رائی کے مطابق نازل کیا ہے''۔

شارح حدیث کہتے ہیں کہ: خلیفہ نے ادب کی رعایت کرتے ہوئے موافقت کو اپنی طرف نسبت دی ہے، پروردگار کی طرف نہیں ،یعنی کہا ہے کہ: میں نے اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے یہ نہیں کہا ہے کہ: پروردگار نے میری موافقت کی ہے۔

موافقت کی تعداد میں اضافہ کا سلسلہ!

خلیفہ عمر بن خطاب کے زبان سے جو موافقات کی تعداد نقل ہوئی ہیں، چار سے زیادہ نہیں مگر زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔

مثال کے طور پر چھٹی صدی کے فقیہ ابوبکر بن عربی (متوفی ۵۴۳ھ) نے موافقت کی تعداد

۱۔ فتح الباری ج ۲،ص ۵۱،عمدۃ القاری ج ۴،ص ۱۴۴